بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۰ محرم سنہ ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۳ صلح ۱۳۵۵ہش ۔ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُوب یاد رکھو کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے

ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دُنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دُنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین مل جائے۔ فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دُنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آ سکتا جب تک کہ خُدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دُنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دُنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدیؒ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ع

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار

... کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک مَیں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے ہمیشہ اِس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دُکھ پاؤ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ موسیٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو کہ اُس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا تعالیٰ سے بُعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶ ، ۲۸۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال ربوہ سے باہر تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ عمر میں خاص برکت دے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ابھی طبیعت بہت خراب ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے

آمین

لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر وہاں پر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس کل ۲۴ جنوری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب علمی مقالہ جات پیش فرمائیں گے:۔

۱۔ "حفاظتِ قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کے جواب" مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایم۔اے

۲۔ "بعث بعد الموت" مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب۔

۳۔ "قومی ترقی میں اسلام کا کردار" مکرم مولوی یوسف سلیم صاحب فاضل۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اُن مخلصین جماعت احمدیہ کے لئے جنہوں نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم میں مالی قربانیوں کا وعدہ کر رکھا ہے یہ التماس ہے کہ وصولیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ہش / ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک آپکے وعدہ کا $\frac{2}{15}$ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳؍ صلح ۱۳۵۵ھ
۲۳؍ جنوری ۱۹۷۶ء

قبولیت کا شرف عطا کرنے والا روحانی پروگرام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تاکید فرمائی ہے کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل کھانے اور اس کا حظ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ بکثرت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر آپؐ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا جائے۔ اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ ہم تسبیح و تحمید اور درود پر مشتمل وہ دعا بکثرت پڑھیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً سکھائی اور وہ یہ ہے کہ:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۳۲)

یہ نہایت ہی مقبول دعا ہے۔ اس کے ورد کے بعد ہم جو دعا کریں گے ہمارا ارحم الراحمین خدا ہماری اُس دعا کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازے گا۔ موجودہ ایام میں جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم مذکورہ بالا الہامی دعا بکثرت پڑھیں تا تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول، جماعتی ترقی اور غلبۂ اسلام کے لئے ہماری دعائیں مقبول ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ہمارے لئے عجائب کام دکھلائے اور دنیا پر یہ حقیقت آشکار فرمائے کہ وہ اپنی قائم کردہ اس جماعت کے ساتھ ہے اور اسے اس کی حفاظت اور تائید و حمایت حاصل ہے۔

ویسے بھی ہمارے لئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کی مقبول دعا کا روزانہ کم از کم تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کا اعلان کرنے کے بعد جماعت کو قیامِ جماعت پر پہلی صدی مکمل ہونے تک جس روحانی پروگرام پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی تھی اُس میں اس مقبول دعا کو روزانہ بلاناغہ تینتیس ۳۳ دفعہ پڑھنا بھی شامل تھا۔ خدائی تحریک کے ماتحت حضور کا اُس وقت جماعت کے سامنے ایک روحانی پروگرام رکھنا اور اس پر پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمانا بہت بڑی حکمت پر مبنی تھا۔ خدا تعالیٰ علام الغیوب ہے اُسے علم تھا کہ آگے چل کر جماعت کو کن حالات میں سے گزرنا ہے اور غلبۂ اسلام کی صدی کے شروع ہونے تک کے درمیانی عرصہ میں کیا کیا مرحلے آنے ہیں اس لئے اُس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلبِ مطہر میں اپنے القاء کے ذریعہ حضور سے روحانی پروگرام پر عمل کرنے کی تحریک کرادی تاکہ جماعت پہلے سے مستعد اور چوکس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعائیں کرتے ہوئے درمیانی اور عارضی ابتلاؤں میں سے کامیابی سے گزرتی اور پہلے سے زیادہ مستعدی اور برق رفتاری کے ساتھ غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف بڑھتی چلی جائے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ حضور ایدہ اللہ نے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے ہم حضور کے پیش کردہ روحانی پروگرام پر اَور زیادہ تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ عمل پیرا رہتے ہوئے دن اور رات دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائیں تا وہ اپنی اس جماعت کا حافظ و ناصر ہو اور اس کے حق میں اپنی قدرت اور رحمت کے درخشندہ نشان ظاہر فرمائے اور نئی زمین اور نئے آسمان کو معرضِ وجود میں لانے کے وعدہ کو پورا فرمائے۔

ہر چند کہ احباب روحانی پروگرام پر اُس وقت سے ہی عمل پیرا ہیں تاہم موجودہ حالات میں جبکہ اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت اور اس کی عظمت و اہمیت اَور زیادہ نمایاں اور واضح ہو کر سامنے آچکی ہے ہم یاددہانی کے طور پر اس پروگرام کی مختلف شقوں کو ایک دفعہ پھر احباب کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے یہ روحانی پروگرام حسبِ ذیل شقوں پر مشتمل ہے:۔

(۱) ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں ایک دن مقامی طور پر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ تینتیس ۳۳، تینتیس ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(ا) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(ب) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(۶) ان کے علاوہ اپنی زبان میں بھی بکثرت غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کی جائیں۔

(الفضل ۱۵؍اکتوبر ۱۹۷۴ء)

یہ روحانی پروگرام نفوس کا تزکیہ ہونے اور دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا ہونے کی غرض سے پیش کیا گیا تھا۔ بعد کے حالات نے اس کی ضرورت اور عظمت و اہمیت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دکھایا اور موجودہ حالات میں اس پر کمال تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ اس کے بارہ میں مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہمارا تمام تر انحصار دعاؤں پر ہے۔ خدا نے یہی چاہا ہے کہ ہم انتہائی کمزوری اور ضعف کی حالت میں اپنے قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا کی جناب میں جھکیں، پوری دردمندی اور تضرع و ابتہال کے ساتھ اُس سے دعائیں مانگیں اور محض دعاؤں پر زور دینے سے غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہوں۔ ابتلاء اور مشکلات و مصائب دعاؤں ہی سے دور ہوں گے، راستہ میں پیش آنے والی رکاوٹیں دعاؤں ہی سے ہٹیں گی، ابتلاؤں اور مشکلات و مصائب میں سے ہم دعاؤں کی مدد سے ہی سرخرو ہو کر نکلیں گے، شاہراہِ غلبۂ اسلام پر ہم دعاؤں کے نتیجہ میں ہی آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور دعاؤں ہی کے شیریں ثمر کے طور پر ہم پوری ظفر مندی کے ساتھ غلبۂ اسلام کی منزلِ مقصود سر کریں گے۔ خدا تعالیٰ کے اِسی منشاء بلکہ اُس کے اِس فیصلہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ ہم اپنی ان معروضات کو حضور علیہ السلام کے متعلقہ ارشاد پر ہی ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے جون ۱۹۰۶ء کے اوائل میں احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اَور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں، اس واسطے اُس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی ایک راہ ہے جس کو خشک مُلّا اور خشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ ...... ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اَور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔"

(بدر ۲۱؍جون ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷، ۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا عربوں کی تائید میں نمایاں کردار

عرب پریس کا شاندار خراج تحسین

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

آجکل جماعت احمدیہ کے خلاف اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی "قادیانیوں" کی بھرتی کا بہتان تراشا گیا ہے۔ جس کی بعض مخصوص اخبارات وسیع پیمانہ پر اشاعت کر رہے ہیں۔ خبر (نقل مطابق اصل) ملاحظہ ہو

"راولپنڈی۔ لندن سے شائع ہونے والی ایک کتاب "اسرائیل اے پروفائل" میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی آئی نے لکھی ہے اور ادارہ پال مال لندن نے شائع کیا ہے اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں ۶۰۰ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے تھے"

(نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۹ ردسمبر ۱۹۷۵ء)

اس خبر کے بعد اس بہتان عظیم کے الفاظ بھی مختلف نئے نئے انداز اختیار کئے جا رہے ہیں اس خبر کے پیش نظر امیر جماعت اسلامی ضلع لائلپور نے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"اسرائیل کی فوج میں کوئی غیر یہودی بھرتی نہیں ہو سکتا تھا مگر اب اسرائیل کی پارلیمنٹ نے اپنے آئین میں ترمیم کر کے قادیانیوں کے لئے فوج میں بھرتی ہونے کی گنجائش نکالی ہے اور اس وقت چھ سو قادیانی اسرائیلی فوج میں ملازمت کر رہے ہیں یہ صورت حال پاکستان کے لئے پریشان کن ہو سکتی ہے"

(نوائے وقت لاہور ۱۷ رجنوری ۱۹۷۵ء)

یہ خبر سرتاپا جھوٹ اور افتراء پردازی پر مبنی ہے کوئی پاکستانی احمدی ہرگز ہرگز اسرائیل نہیں گیا اور جب کوئی احمدی وہاں گیا ہی نہیں تو اسرائیل فوج میں شامل ہونے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی احمدی کی غیرت یہ گوارا ہی نہیں کر سکتی اور وہ کبھی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ اسلام سے دشمنی اور عناد رکھنے والے یہودیوں کی فوج میں بھرتی ہو۔ برعکس اس کے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ یہودیوں کی اسلام دشمن کارروائیوں کو وقت سے بہت پہلے بھانپ کر مسلمانوں کو ان سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتی رہی ہے اور اس نے ہر اس کارروائی کی شدید مذمت و مخالفت کی ہے جو استعماری طاقتوں کی طرف سے یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کے لئے کی گئی۔ اس کے قطعی اور ٹھوس ثبوت کے طور پر چند تاریخی حقائق درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد اشاعت اسلام ہے اور اس مبارک مقصد کیلئے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے مشن کام کر رہے ہیں۔ عرب ممالک میں فرانسیسی اور انگریزی اقتدار کے زمانہ میں ملک شام۔ لبنان اور فلسطین میں عیسائی پادریوں کی بہت بڑی تعداد یورپین ممالک سے پہنچی اور انہوں نے ثقافتی اداروں کے نام سے ان ممالک میں اپنے پاؤں جمائے اور ان کا مقصد عیسائیت کی تبلیغ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور انجیل کی اشاعت تھی۔ ملک فلسطین میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ آج سے قریباً نصف صدی قبل ۱۷ مارچ ۱۹۲۸ء کو پہنچے اور حیفا کے مقام پر مشن قائم کیا گیا اس کے بعد متعدد مبلغین احمدیت نے اس مشن میں کام کیا۔ عیسائیوں سے کامیاب مناظرات ہوئے۔ فضائل اسلام اور فضائل قرآن پر کتب کی اشاعت کی گئی اور مسیحی منادوں کو چیلنج دئے گئے۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

یہود کو دعوت اسلام عبرانی زبان میں دی گئی۔ فلسطین سے ایک رسالہ عربی زبان میں "البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ" جاری کیا گیا اس رسالہ کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو اسلام کی بشارت جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جا رہی ہے اور تبلیغ اسلام کے لئے باقاعدہ ایک مطبع کی بنیاد رکھی گئی۔ کئی کتب اور تالیفات اسلام کی تائید میں شائع کی گئیں۔ فلسطین کے عوام اور زعماء علماء اور مشائخ اس امر پر گواہ ہیں۔ عرب ممالک کے پریس نے اس پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان تبلیغی مساعی کے پیش نظر قاہرہ کا رسالہ "الفتح" جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ رقمطراز ہے:۔

"احمدیت ایک عظیم الشان تحریک ہے جس کے ممبروں نے اکناف عالم میں زر کثیر خرچ کر کے اپنی دعوت کو مختلف زبانوں میں پہنچایا ہے اور یہ سلسلہ اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ آج ان کے مشن ایشیا امریکہ و افریقہ میں قائم ہو چکے ہیں اور چونکہ ان کے پاس حقائق اسلام اور اس کے احکام کا ایک بیش بہا ذخیرہ موجود ہے اس لئے تاثیر اور کامیابی کے لحاظ سے نصاریٰ کی ترقی ان کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی جو شخص ان کے جلیل القدر کارناموں کو دیکھے گا وہ حیرت زدہ رہ جائے گا کہ کس طرح اس چھوٹے سے فرقے نے وہ کام کر دکھایا ہے جس کو کروڑوں مسلمان کرنے پر قادر نہیں ہو سکے"

یہ شہادت بالا اس امر کے بیان کی تصدیق کر رہی ہے کہ احمدیت نے عرب ممالک میں عیسائیت کے خلاف کامیاب محاذ قائم کر رکھا تھا۔

(۲)

فلسطین اپنے جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے استعماری حکومتوں کی نگاہ میں خاص اہمیت کا حامل ہے یہ چھوٹا سا ملک ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کا دروازہ ہے۔ نہر سویز کا علاقہ اس کے قرب و جوار میں ہے۔ عربوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کنٹرول کرنے کے لئے استعماری طاقتوں کی طرف سے یہود کو اس جگہ آباد کرنے کے لئے دور رس اور وسیع منصوبہ بنایا گیا۔ برطانوی انتداب کے زمانہ میں ایسے ایسے ظالمانہ، جابرانہ اور سیاہ قوانین بنائے گئے۔ جس کی وجہ سے ترک وطن کر کے یہودیوں کے سیلاب امڈ آئے تھے اس ملک میں صیہونیت کا تسلط کر دیا۔ اس طرح اس مسلمان ملک میں یہود کا اثر و رسوخ قائم کر دیا گیا۔ اقتصادی لحاظ سے برطانوی گورنمنٹ نے ان کو مراعات دیکر عربوں کو کمزور کر دیا آخر ایک دن آیا کہ برطانوی حکومت اور بین الاقوامی سیاست نے اس ملک میں اسرائیل کی نام نہاد حکومت قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

(۳)

ملک فلسطین میں یہود کی حکومت اسرائیل کا قیام خالصۃً سامراجی عزائم کی تشکیل و تکمیل ہے۔ اس موضوع پر سینکڑوں کتابیں تحریر کی گئی ہیں۔ اکتوبر اور نومبر ۱۹۴۷ء میں مجلس اقوام متحدہ میں تقسیم فلسطین کا مسئلہ پیش ہوا۔ پاکستانی وفد کے لیڈر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک زبردست معرکۃ الآراء اور پرشوکت تقریر کی۔ یہ تقریر آپ نے ۹ راکتوبر ۱۹۴۷ء کو کی۔ اس تقریر پر عرب پریس نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ ہم اس مضمون میں اخبار "نوائے وقت" کی صرف دو خبروں کو نقل کرتے ہیں کیونکہ اخبار "نوائے وقت" نے ہی اس بہتان آمیز خبر کو شائع کیا ہے۔ چنانچہ نوائے وقت ۱۲ راکتوبر ۱۹۴۷ء میں خبر شائع ہوئی

"لیک سیکس ۱۰ راکتوبر ۱۹۴۷ء رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمیٹی میں جو فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بیٹھی تھی۔ کل پاکستانی مندوب سر ظفر اللہ کی تقریر کے بعد ایک [illegible] تعطل پیدا ہو چکا ہے اور جب تک امریکہ اپنی روش کا اعلان نہ کر دے دیگر مندوبین اپنی زبان کھولنے کیلئے تیار نہیں۔ امریکی نمائندہ جو اس دوران میں ایک مرتبہ بھی بحث میں شریک نہیں ہوا۔ اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک بولنے کے لئے آمادہ نہیں
جب تک کہ صدر ٹرومین وزیر
خارجہ مسٹر جارج مارشل اور خود
وفد ایک مشترکہ اور متفقہ حل
تلاش نہ کرلیں۔

کمیٹی میں کل کی بحث میں کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ ایوات (آسٹریلیا) نے بہت پریشانی اور خفت کا اظہار کیا۔ جب بحث مقررہ وقت سے پہلے ہی آخری مرحلہ پر پہنچ گئی اور امریکن مندوب اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ گویا کسی نے زبان سی دی ہو۔ اقوام متحدہ کے تمام اجلاس میں یہ واقعہ اپنی نظیر آپ ہے پاکستانی مندوب نے ایک لفظ میں دوسرے مندوبین کے واردات قلب کا اظہار کر دیا جب اس نے اٹھ کر یہ مشورہ دیا کہ چونکہ بعض سرکردہ مندوبین تقریر کرنے سے واضح طور پر ہچکچا رہے ہیں اسلئے فلسطین پر عام بحث فوراً بند کر دی جائے امریکن وفد دو دن سے اس بحث میں مبتلا ہے کہ اسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے لیکن ابھی تک وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکا ہے"۔

(دوسری خبر)

"فلسطین کے متعلق سر ظفراللہ کی تقریر سے دھوم مچ گئی" عرب لیڈروں کی طرف سے سر ظفراللہ خان کو خراج تحسین" نیویارک ۱۱ اکتوبر۔ مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سر محمد ظفراللہ خان رئیس الوفد پاکستان نے جو تقریر کی وہ ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ تھی۔ آپ تقریباً ۱۰۵ منٹ بولتے رہے تقریر کا اثر یہ ہوا کہ جب آپ تقریر ختم کرکے بیٹھے تو ایک عرب ترجمان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین پر عربوں کے معاملہ کے متعلق یہ ایک بہترین تقریر تھی آج تک کسی نے ایسی شاندار تقریر نہیں سنی تھی۔

سر محمد ظفراللہ خان نے اپنی تقریر میں زیادہ زور تقسیم فلسطین کے خلاف دلائل دینے پر صرف کیا جب آپ تقریر کر رہے تھے تو مسرت و ابتہاج سے عرب نمائندوں کے چہرے تمتما اٹھے۔ تقریر کے خاتمے پر عرب ممالک کے مندوبین نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اور ایسی شاندار تقریر کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ ایک انگریز مندوب نے سر ظفراللہ خان کو پیغام بھیجا کہ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی۔ مجھے اس کی نقل بھیجئے۔ میں انہماک سے اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ تقریر کے بعد سر ظفراللہ خان بہت تھکے ماندے نظر آتے تھے"

الغرض چوہدری صاحب کے اس پرشکوہ اور مدلل خطاب نے فلسطینی عربوں کے مسئلہ کو حقیقی خدوخال کے ساتھ نمایاں رنگ میں پیش کیا۔ مگر افسوس کہ ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی سازش امریکی اور روسی قرارداد کی شکل میں پاس کر دی۔

(۴)

اس خطرناک سازش اور سیاسی دباؤ کے نتیجہ میں ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں اسرائیلی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا اور استعماری سازش کامیاب ہو گئی حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے اس پر انتہائی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے "الکفر ملۃ واحدۃ" کے عنوان سے مضمون رقم فرمایا جس کا ایک حصہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے رسالہ "الکفر ملۃ واحدۃ" میں تحریر فرمایا:۔

(الف) "وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوئی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا خدا نے ان کا منہ کالا کیا۔ مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوہ احزاب کی لیڈری یہودیوں کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔

(ب) یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے، جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں۔ اس کا دماغ خود کمزور ہے عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے۔ اسلئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ مگر کیا عربوں میں طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) ۔ ۔ ۔ میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا۔ لیکن میری امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں یہ اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا، آج قربانیوں سے کام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ہو گا اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فی صدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا۔ جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔

(د) پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں، مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوتی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بے وقوفی اور جہالت کی بات ہے"۔

کیا اس مضمون کے بعد اس بہتان کی کوئی حیثیت ہے۔ فیا للعجب! (باقی)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے جو لجنہ جلسہ پر نہ لے گئی ہو وہ اب منگوا لیں۔ ہر لجنہ اماء اللہ کے پاس سالانہ رپورٹ کا ہونا ضروری ہے اسی طرح انگریزی جاننے والی بچیوں اور خواتین کے لئے احمدیت کی تاریخ پر ایک مختصر کتاب شائع کی گئی ہے
قیمت -/۵ روپے بہنیں منگوائیں
یہ کتاب انگریزی سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے لئے بہت مفید ہے

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میرے والد محترم اور والدہ محترمہ کی صحت خراب رہتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(عمران محمد خان دارالنصر غربی ربوہ)

۲۔ خاکسار ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب فرمائے۔ آمین

ایس اے خان گنج مغلپورہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا
(۳)

مسل نمبر ۲۲۳۸۲

میں سکینہ بیگم بیوہ محمد قاسم باجوہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سکینہ بیگم معرفت چوہدری عبدالقدیر صاحب جیمہ ۹/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ راجہ عبدالسلام ولد صوفی نبی بخش صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالقدیر ولد چوہدری عبدالحکیم صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۸۳

میں مسعود احمد پرویز ولد چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال ۹ ماہ ساکن ملیر کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۱-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد مبلغ -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مسعود احمد پرویز مکان ۵/۱۳ درخشاں سوسائٹی۔ کالا بورڈ۔ ملیر۔ کراچی۔

گواہ شد۔ الحاج محمد شفیع ہاشمی وصیت ۸۵۶۱/۱۱ ملیر۔ کراچی ۳۷/۔

گواہ شد۔ محمد اقبال منہاس پریذیڈنٹ حلقہ مسعود آباد۔ ماڈل کالونی۔ کراچی ۲۷/۔

مسل نمبر ۲۲۳۸۴

میں نسیم رفیق زوجہ چوہدری رفیق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۱۰,۰۰۰ روپے
۲۔ دو کنال ۷ مرلہ پلاٹ مالیتی -/۷,۰۰۰ روپے
۳۔ حق مہر مبلغ ۱۰,۰۰۰ روپے۔
۴۔ زیور طلائی وزنی ۱۰۰ تولہ مالیتی -/۹۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نسیم رفیق ۵۵ سول لائن شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ چوہدری رفیق احمد (خاوند موصیہ) شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ حکیم مرغوب اللہ صدر موصیان شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۸۵

میں امۃ الحی زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب سدھو قوم جٹ سدھو پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲,۰۰۰ روپے۔
۲۔ زیور طلائی ۷½ تولہ مالیتی -/۸۰۰ روپے۔
۳۔ رسٹ واچ مالیتی -/۶۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحی 5/B گلگشت ملتان۔

گواہ شد۔ محمد صدیق سدھو وصیت ۱۶۲۱۱/۱

گواہ شد۔ انس احمد وصیت ۲۲۰۹۵/ 19/B گلگشت ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۳۸۶

میں زینب بیگم زوجہ ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو قوم سدھو جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۲ سال۔ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ملتان شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ ماشہ مالیتی -/۲۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زینب بیگم 1/B گلگشت ملتان۔

گواہ شد۔ محمد صدیق سدھو وصیت ۱۶۲۱۱/۱ ملتان۔

گواہ شد۔ انس احمد وصیت ۲۲۰۹۵/ 19/B گلگشت ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۳۸۷

میں سکینہ بیگم زوجہ میاں محمد عاشق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱ تولہ ۲ ماشہ مالیتی -/۱۳۰۰ روپے
۲۔ سکنی پلاٹ رقبہ ۸ مرلے واقع ساہیوال مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے۔

اس پلاٹ کی خرید کے لئے -/۱۰۰۰ روپے قرض واجب الادا ہے اور حق مہر ایک ہزار روپیہ بھی اس پلاٹ کی خرید پر خرچ ہوا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سکینہ بیگم معرفت ناصر جیولرز۔ شریف مارکیٹ۔ سوڈی گلی ساہیوال۔

گواہ شد۔ پروفیسر محمد طفیل وصیت ۱۳۱۵۲/۱ ساہیوال۔

گواہ شد۔ محمد عاشق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۲۳۸۸

میں حبیب اللہ ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ تتڑ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱۰ ایکڑ واقع فیروز والہ قیمت اندازاً -/۸۰,۰۰۰ روپے
۲۔ نقد روپیہ جو آبائی مکان کا میرے حصہ میں ملا ہے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حبیب اللہ ساکن فیروز والہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد انور ولد محمد افضل صدر جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شفیع ولد محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

(باقی)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ باوجود مختلف قسم کے علاج معالجہ کے آرام نہیں ہو رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

زینب بیگم
دارالنصر۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ صحتِ جسمانی کا پروگرام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے شعبہ جات میں شعبہ صحتِ جسمانی کا اضافہ کیا ہے امید ہے لجنات اس شعبہ کی بابت ہم سے بھرپور تعاون کریں گی اور اپنی لجنہ کی ممبرات کو زیادہ سے زیادہ عمل پیرا کروانے کی سعی کریں گی۔ شعبہ صحتِ جسمانی کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) حفظانِ صحت (۲) کھیلیں۔ اِس شعبہ کا پروگرام یہ تجویز کیا گیا ہے:-

حفظانِ صحت:- اس میں ان بنیادی اصولوں سے متعارف کروانا اور عملدرآمد کروانا مراد ہے جو عمومی صحت کی بحالی کے لئے ضروری ہیں۔ لجنات کے لئے یہ حصّہ بہت اہم ہے کیونکہ گھر کی دیکھ بھال اور بچّوں کی پرورش میں اس حصّہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اِس لئے

۱۔ لجنات کے اجلاسوں میں صحت کے ایسے اصولوں پر تقاریر کروائی جائیں جو سادہ اور کم خرچ ہوں لیکن عملی لحاظ سے مفید اور مؤثر۔ مثلاً بدن کی صفائی، کپڑوں کی صفائی، ماحول کی صفائی۔ مکّھی اور مچھّر کا انسداد۔ گھر کے صحن میں درختوں، پودوں اور سبزیوں کا لگانا اور پھر ان کی نشوونما کا خیال رکھنا۔ صبح سویرے اُٹھنا اور بچّوں کو اُٹھانا نیز دھوپ کا صحیح استعمال وغیرہ۔

۲۔ غذائی اجزاء سے متعلق مستورات کو صحیح معلومات بہم پہنچانا۔ وٹامن سے متعلق معلوماتی اور تحقیقاتی مضامین مصباح وغیرہ میں چھپوانا یا تقاریر وغیرہ کروانا۔ سبزی پکانے کے متعلق ہدایات و مختلف سبزیوں کی خصوصیات وغیرہ۔

۳۔ گاہے بگاہے بچّوں کا طبّی معائنہ کروانا اور انہیں ورزش کا عادی بنانا۔

۴۔ فرسٹ ایڈ کے متعلق معلومات فراہم کرنا اور بچّوں کی عمومی بیماریوں کی وضاحت اور علاج۔

کھیلیں:- بنیادی طور پر ناصرات اور لجنات کی وہ ممبرات جو اوائل عمر میں ہیں ان کے لئے یہ حصّہ قابلِ عمل اور نہایت ضروری ہے۔

۱۔ اجتماعی کھیلوں کا بندوبست بھی کیا جاسکتا ہے جس میں بیڈمنٹن، والی بال۔ انفرادی کھیل مثلاً دوڑ اور چھلانگ وغیرہ۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک سائیکل سکیم کے تحت سائیکل چلانا سیکھا جائے اِس کے چلانے سے عمر کی اوسط بھی بڑھتی ہے۔

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ میں ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خولہ بنت ازور کی طرح ہماری مستورات کو بھی گھوڑ سواری آنی چاہیئے۔ اِس کے لئے جہاں ممکن ہوسکے انتظام کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ ایک بابرکت تحریک نشانہ غلیل کی مشق ہے۔ نیز تیراکی کی مشق بھی صحت کے لئے مفید ہے۔

۵۔ ہر لجنہ یہ شعبہ قائم کرکے اس کی سیکرٹری مقرر کرے۔ اگر الگ سیکرٹری مہیا نہ ہو تو مقرر شدہ میں سے کسی کے سپرد کرے۔

۶۔ انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع یا مناسب موقع پر کھیلوں کے مقابلے بھی کروائے جائیں گے۔

۷۔ اِس شعبہ کی مرکزی سیکرٹری صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ ہوں گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

میری پیاری امّی جان اہلیہ ملک عبدالحمید صاحب عارف حلقہ دارالذکر لاہور مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک عرصہ پندرہ یوم بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئی ہیں اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ہم تین بہنیں اور ایک بھائی ہیں۔ ہمارے ابّا جان بھی عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی امّی جان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز ابّا جان کو بھی اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بشریٰ حمید۔ سلطان پورہ لاہور)

ہفتہ وصولی ۔۔۔ ۳ فروری تا ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلسِ مرکزیہ کی طرف سے ۳ فروری تا ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء ہفتہ وصولی منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام قائدینِ کرام اِس ہفتہ میں خاص کوشش کریں کہ تمام مدات چندہ جات کی وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق ہوجائے۔ جن مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ تشخیص ہوکر نہیں ملے وہ ۳ فروری سے پہلے پہلے بجٹ تشخیص کرکے مرکز کو ارسال کردیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام قائدینِ کرام اور خدام کو اللہ کی راہ میں قربانی کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ آمین

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفرقان کا نعتِ نبوی نمبر بلا قیمت طلب فرمائیں

ایسے متموّل اصحاب کو جو الفرقان کا دسمبر کا شمارہ نعتِ نبوی نمبر کسی اپنے دوست کو پڑھانے کا ارادہ رکھتے ہوں اور دس پیسے کا ٹکٹ محصول ڈاک کے لئے روانہ فرمائیں رسالہ الفرقان نعتِ نبوی نمبر مفت ارسال ہوگا کیونکہ بعض مخیّر اصحاب نے ان رسالوں کی قیمت ادا فرمائی ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

تقریب شادی

میرے چھوٹے بھائی عبدالاحد ابن مکرم غلام حسین صاحب ٹھیکیدار کی تقریب شادی یکم جنوری ۱۹۷۶ء کو انجام پائی اور ۲ جنوری کو دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔

عزیزم عبدالاحد کا نکاح ۱۹ فروری ۱۹۷۵ء کو مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی نے مسجد نصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں عزیزہ نصرت جہاں بنت مکرم میاں عبدالکریم صاحب آف جہلم کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عبدالماجد مکان ۱/۲۶ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے والد بزرگوار چوہدری کرم الٰہی صاحب گوجرہ یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے بعارضہ بندشِ پیشاب علیل ہیں۔ اِن دنوں فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ قارئینِ کرام سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد سندھی معلّم وقفِ جدید۔ نگر پارکر۔ سندھ)

۲۔ میرے بڑے بھائی میاں جمیل احمد صاحب بٹ گذشتہ دنوں ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں۔ ان کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(طارق احمد بٹ ناظم صحتِ جسمانی مجلس مارٹن روڈ۔ کراچی)

۳۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین

(حوالدار محمد شفیع اسلام نگر۔ لائل پور)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴